# CHAPTER VI

# چھٹا باب

## THE BUYING AND SELLING OF LABOUR POWER

## قوتِ محن کی خریداور فروخت

قدر کی جو تبدیلی روپے میں اس کے سرمائے میں تبدیلی کے دوران رونما ہوتی ہے، خود روپے میں وقوع پذیر نہیں ہوسکتی، چونکہ بطور خریداری اور ادائیگی کے ذرائع کے اپنے منصب میں یہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کرتا کہ اس شے کی قیمت کا حصول کرے جسے یہ خریدتا یا جس کی ادائیگی کرتی ہے؛ اور اصلی روپے کے بطور یہ وہ قدر ہے جو سکّے یا روپے میں مجتمع ہے، اور کبھی نہیں بدل سکتی 1۔ جس طرح کہ گردش کے دوسرے پھیرے یعنی شے کی باز فروخت میں یہ بہت کم ہی حرکت پذیر ہوتی ہے، یہ عمل اس کے سوا اور کچھ نہیں کرتا کہ ایک چیز کو اس کی جسمانی بنتر سے دوبارہ روپے کی بنتر میں بدل دے۔ چنانچہ اس تبدیلی کو شے میں رونما ہونا چاہیئے جو پہلی حرکت، M_C، میں خریدی گئی، نہ کہ اس کی قدر میں، کیونکہ مساوی القدر کا مبادلہ کیا گیا ہے اور شے کو اس کی پوری قدر کے عوض دیا گیا ہے۔ چنانچہ ہم اس نتیجے کو اخذ کرنے پر مجبور ہیں کہ مبادلہ شے کی قدرِ صرف میں نمودار ہوتا ہے، کہنے کا مطلب یہ کہ اس کی کھپت میں۔ ایک شے کی قدر اس کی کھپت سے اخذ کرنے کے لئے ہمارے دوست Moneybags کو گردش کے کُرے کے اندر سے یعنی منڈی میں سے خوش قسمتی سے ایک ایسی شے درکار ہوگی جس کی قدرِ صرف اپنے اندر قدر کا ذریعہ ہونے کی مخصوص صفت بھی رکھتی ہو، اور جس کی حقیقی کھپت بذاتِ خود بھی محن کی جسمانیت ہو، اور نتیجتاً قدر کی پیدائش۔ روپے کا حامل منڈی میں ایک ایسی خاص شے حاصل کر لیتا ہے جو محن یا قوتِ محن کی حامل ہو۔

قوتِ محن یا محن کی اہلیت سے مراد ایک انسان میں موجود جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کا وہ اکٹھ ہے جس کا مظاہرہ اس وقت کرتا ہے جب وہ کسی بھی انداز کی قدرِ صرف پیدا کرتا ہے۔

لیکن اس مقصد کے لئے کہ روپے کا حامل [فرد] اس قابل ہو کہ شے کے بطور لائی جانے والی قوتِ محن حاصل کر سکے متعدد شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے۔ خود اشیاء کا کا مبادلہ ان تعلقات کے علاوہ کسی اور پر منحصر نہیں جو اس کی اپنی فطرت کا نتیجہ ہیں۔ اس مفروضے کی رو سے قوتِ محن صرف اس صورت میں منڈی میں شے کے بطور

ظاہر ہوسکتی ہے، جہاں تک اس کے حامل کا تعلق ہے، یعنی وہ فرد جس کی یہ قوتِ محن ملکیت ہے، اس کو بیچنے کے لئے پیش کرے یا پھر شے کی حیثیت سے اس کو بیچے۔ اب اس مقصد کے لئے کہ وہ شخص یہ کام سرانجام دینے میں کامیاب ہو اس کے پاس یہ ہونی چاہیے، اور ساتھ ساتھ اپنی محن کی اہلیت، یعنی اپنی ذات کا آزاد مالک بھی[2]۔ وہ اور روپے کا مالک منڈی میں روبرو ہوتے ہیں، اور حقوق کی برابری کی بنیاد پر، صرف اس فرق کے ساتھ کہ ان میں سے ایک خریدار ہے اور دوسرا فروخت کنندہ، ایک دوسرے سے معاملت کرتے ہیں، اور چنانچہ دونوں قانون کی نظر میں برابر ہیں۔ اس تعلق کا تسلسل اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ قوتِ محن کا حامل اس کو محض ایک خاص عرصے کے لئے فروخت کرے، کیونکہ اگر وہ اس کو 'لم سم' بیچتا ہے یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تو یہ اپنے آپ ہی کو فرخت کرنے کے مترادف ہوگا، یعنی اپنے آپ کو ایک آزاد شخص سے غلام میں بدلنا، ایک شے کے حامل سے شے میں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلسل اپنی قوتِ محن کو ملکیت کے بطور ہی دیکھے یعنی خود اس کی اپنی شے، اور ایسا وہ فقط اسی صورت میں کرسکتا ہے اس کو وہ خریدار کی منشا پر عارضی طور پر چھوڑے یعنی ایک مخصوص عرصے کے لئے۔ صرف اسی واحد صورت میں وہ اپنے حقوق کو دوسروں کے غلبے میں جانے سے بچا سکتا ہے۔[3]

منڈی میں قوتِ محن کے شے کے بطور متلاشی روپے کے حامل شخص کے لئے دوسری لازمی شرط یہ ہے کہ مزدور ایسی اشیاء بیچنے کے بجائے جن میں اس کا محن خرچ ہوا ہے صرف اس قوتِ محن کو بطور شے بیچنے پر مجبور ہو جو خود اس کی اپنی زندہ سیلف میں موجود ہے۔

اس مقصد کے لئے کہ ایک آدمی قوتِ محن کے علاوہ اشیاء بیچنے کے قابل ہو سکے اس کے پاس پیداواری ذرائع، جیسے خام مال، آلات وغیرہ موجود ہونا ضروری ہیں۔ چمڑے کے بغیر کوئی بوٹ تیار نہیں کئے جاسکتے۔ اس کو اشیائے خورد و نوش کے ذرائع بھی درکار ہوں گے۔ کوئی شخص، حتٰی کہ مستقبل کا موسیقار بھی، مستقبل کی مصنوعات پر گذارا نہیں کرسکتا، یا پھر ان اقدارِ صرف پر جو تا حال نامکمل ہیں۔ اور اگرچہ دنیا کے اسٹیج پر اس کے پہلے لمحے ہی سے انسان ہمیشہ ایک صارف ہی رہا ہے اور پیداکاری کے عمل کے بعد اور پہلے ہر دو صورتوں میں اسے صارف ہی رہنا ہے۔ ایسے معاشرے میں جہاں تمام مصنوعات اشیاء کی بنتر میں آجاتی ہیں، ان اشیاء کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ چونکہ وہ بن چکی ہیں اس لئے ان کا بیچا جان ضروری ہے۔ یہ صرف ان کی فروخت کے بعد ہی ممکن ہے کہ وہ اپنے پیداکار کی حاجات کی تسکین کرسکتیں ہیں۔ ان کی فروخت کے لئے درکار ضروری وقت کو اس عرصے میں جمع کر دیا جاتا ہے جو ان کی پیداوار کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

اپنے روپے کو سرمائے میں بدلنے کے لئے روپے کے حامل کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ منڈی میں ایک آزاد مزدور سے ملے، آزاد دوہرے معنوں میں: ایک یہ کہ آزاد آدمی کی حیثیت سے وہ اپنی قوتِ محن کو خود اپنی

شے کی مانند آزادانہ فروخت کر سکے، اور دوسری طرف اس کے پاس فروخت کرنے کے لئے کوئی اور شے موجود نہ ہو، مطلب یہ کہ اپنے محن کو ایک شے کی شکل دینے کے لئے اس کے پاس کوئی ذریعہ نہ ہو۔

آزاد مزدور اپنے آپ کو منڈی میں کیوں لے جاتا ہے، ایک ایسا سوال ہے جس سے روپے کے حامل کو کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ اس کے نزدیک محن کی منڈی اشیاء کی عام منڈی کی ایک شاخ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس وقت ہم اس سے بہت کم سروکار رکھیں گے۔ ہم اس حقیقت کو نظریاتی طور پر لیں گے جیسا کہ وہ اسے عملی عملی طور پر لیتا ہے۔ تاہم یہاں ایک بات واضح ہے، اور وہ یہ کہ فطرت نہ تو ایک طرف اشیاء یا روپے کا حامل ہی پیدا کرتی ہے اور نہ دوسری طرف ایسے آدمی جو بجز اپنی قوتِ محن کے کسی اور چیز کے حامل نہیں ہوتے۔ اس تعلق کی کوئی فطری بنیاد نہیں ہے، نہ ہی اس کی کوئی ایک ایسی بنیاد ہے جو تمام تاریخی ادوار میں مشترک ہے۔ یہ واضح طور پر ماضی کے تاریخی ارتقا کا نتیجہ ہے، یعنی کئی ایک معاشی انقلابات کا حاصل، جس میں سماجی پیداوار کی تمام تر قدیم ہنتر یں فنا ہو گئیں۔

اسی طرح سے ان معاشی اصولوں پر بھی تاریخ کی مہر ثبت ہے جن پر ہم ماقبل بحث کر چکے ہیں۔ مخصوص تاریخی حالات اس مقصد کے لئے ضروری ہیں کہ ایک مصنوعہ شے کا درجہ حاصل کر جائے۔ یہ خود پیدا کار کے لئے اشیائے خورد ونوش کے فوری ذریعے کے بطور تیار نہیں ہونی چاہئے۔ اگر ہم اس سے آگے بڑھے ہوتے اور اس بات کی تحقیق کی ہوتی کہ وہ کون سے حالات ہیں جن کے تحت مصنوعات کی کثیر تعداد اشیاء کی ہنتر اختیار کرتی ہے، تو ہمیں اس بات کا ضرور پتا چلتا کہ ایسا صرف ایک مخصوص قسم کی پیداوار [پیداواری نظام] کی صورت ہی میں ممکن ہے، مراد سرمایہ دارانہ پیداوار۔ پیداوار اور اشیاء کی گردش وقوع پذیر ہو سکتی ہے، اگرچہ پیدا کی جانے والے چیزوں کی ایک بڑی تعداد کو اپنے پیدا کاروں کی فوری ضروریات کے لئے مخصوص کر لیا جاتا ہے، اور ان کو اشیاء میں نہیں بدلا جا سکتا اور نتیجتاً سماجی پیداوار اپنی وسعت میں ابھی تک قدرِ مبادلہ سے مغلوب نہیں ہے۔ مصنوعات کا اشیاء کے بطور ظہور محن کی سماجی تقسیم کی ایسے ارتقا کو پہلے سے فرض کر لیتی ہے جس میں قدرِ صرف سے قدرِ مبادلہ کا امتیاز، ایک ایسی امتیاز جس کا آغاز پہلے پہل بارٹر سے ہوتا ہے، پہلے ہی مکمل ہو جانا چاہیے۔ لیکن ترقی کا ایسا درجہ سماج کی کئی ہنتروں میں مشترک ہے، جو دوسری صورتوں میں بدلتے ہوئے تاریخی خصائص کو بیان کرتا ہے۔ ایک طرف اگر ہم روپے کو تصور کریں جس کا وجود اشیاء کے مبادلے میں مخصوص درجے کا تقاضہ کرتا ہے۔ روپے کے وہ خاص مناصب جو یہ ادا کرتا ہے، خواہ اشیاء کے نرے مساوی القدر کے بطور یا گردش کے ذریعے کے بطور، یا پھر ادائیگی کے ذرائع کے بطور، جمع وست کے بطور یا یونیورسل روپے کے بطور، ان مناصب میں سے کسی ایک یا کسی دوسرے کی حد یا متعلقاتی برتری کی رو سے، سماجی پیداوار کے عمل میں ان بہت سے مختلف درجات کی طرف اشارہ کرتے

ہیں۔ تاہم ہم یہ بات تجربے سے جانتے ہیں کہ نسبتاً قدیم طرز کی اشیاء کی گردش ان تمام قسم کی بنتروں کی پیدائش کے لئے کافی ہے۔ سرمائے کے ساتھ صورت حال مختلف ہے۔ اس کے وجود کی تاریخی صورتِ احوال روپے اور اشیاء کی نری گردش کے ساتھ نہیں دی جاتی۔ اس میں زندگی صرف اس صورت میں پھوٹتی ہے جب پیداواری ذرائع اور اشیائے خوردونوش کا حامل ایک ایسے آزاد محن کار سے ملتا ہے جو اپنی قوتِ محن فروخت کر رہا ہو۔ اور یہی واحد تاریخی شرط تاریخ عالم کا احاطہ کرتی ہے۔ چنانچہ سرمایہ اپنے اولین اظہار پر سماجی پیداوار کے عمل میں اپنے نئے مقام کا اعلان کرتا ہے[4]۔

اب اس مخصوص شے یعنی قوتِ محن کا تفصیلی جائزہ لینا ضروری ہے۔ دوسری تمام [اشیاء] کی طرح یہ بھی قدر کی حامل ہے[5]۔ یہ قدر کس طرح متعین کی جاتی ہے؟

دوسری تمام اشیاء کی طرح قوتِ محن کی قدر بھی اس کی پیداوار کے لئے درکار ضروری عرصے سے اور نتیجتاً اس سماجی عنصر کی بازتشکیل سے متعین کی جاسکتی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ بھی قدر کی حامل ہے، یہ اس میں مجسم سماجی محن کی اوسط مقدار سے زیادہ کسی چیز کو بھی بیان نہیں کرتا۔ قوتِ محن صرف ایک اہلیت یا پھر زندہ فرد کی قوت کی صورت ہی میں وجود رکھ سکتی ہے۔ نتیجتاً اِس کی پیداوار اُس کے وجود کو ماقبل ہی تصور کر لیتی ہے۔ ایک خاص فرد میں قوتِ محن کی پیداوار خود اس کی اپنی ذات کی پیداوار پر مشتمل ہوتی ہے، یا اس کی بقا پر۔ اپنی بقا کے لئے اسے اشیائے خوردونوش کی ایک مخصوص مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے قوتِ محن کو پیدا کرنے کے لئے درکار عرصۂ محن اپنے آپ کو اس عرصے تک محدود کر لیتا ہے جو اشیائے خوردونوش کو پیدا کرنے کے لئے ضروری ہو۔ دوسرے لفظوں میں قوتِ محن کی قدر ان ذرائع خوردونوش کی قدر ہے جو مزدور کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ قوتِ محن صرف اپنے وجود سے ہی حقیقت کی سند پاتی ہے، یہ اپنے آپ کو صرف کام ہی سے متحرک کرتی ہے۔ لیکن اس کے باعث انسانی پٹھوں، اعصاب، ذہن وغیرہ کی ایک خاص مقدار خرچ ہوتی ہے، اور ان کی بحالی مطلوب ہوتی ہے۔ یہ بڑھا ہوا خرچ ایک بڑی آمدن کا تقاضا کرتا ہے[6]۔ اگر قوتِ محن کا حامل آج کام کرتا ہے تو کل اسے دوبارہ اس قابل ہو جانا چاہیے کہ جہاں تک صحت اور قوت کا تعلق ہے وہ دوبارہ اسی صورتِ حال میں اسی عمل کو دوہرا سکے۔ اس کے ذرائع خوردونوش اتنے کافی ہونے چاہئیں کہ اس کو معمول کا کام کرنے والا تندرست مزدور بنا سکیں۔ اس کی فطری ضروریات جیسے خوراک، لباس، ایندھن اور مکان اس کے ملک کے موسمی اور دیگر طبعی حالات کے مطابق مختلف ہوتے ہیں۔ دوسری طرف اس کی نام نہاد لازمی حاجات کی تعداد اور حد، جو ان کی تسکین کے انداز بھی ہو سکتے ہیں، وہ خود بھی تاریخی ترقی کی وجہ سے ہوتے ہیں، اور اسی لئے ان کا زیادہ انحصار ایک ملک کی تہذیبی ترقی کی حد پر ہوتا ہے، خاص طور پر ان حالات پر جن کے تحت، اور نتیجتاً ان عادات اور تسکین کی اس حد پر جس میں آزاد

مزدور طبقہ معرضِ وجود میں آیا ہے [7]۔ چنانچہ دوسری اشیاء کے برعکس خصوصیات کی وجہ سے قوتِ محن کی قدر کی تعیین کے لئے تاریخی اور اخلاقی عوامل ظاہر ہوتے ہیں۔اس کے باوجود کسی بھی ملک میں ایک خاص وقت میں مزدور کے لئے درکار اشیائے خوردونوش کی ایک خاص ضروری مقدار عملی طور پر معلوم ہوتی ہے۔

قوتِ محن کا حامل ایک فانی ہستی ہے۔ پھر اس صورت میں کہ اُس کی منڈی میں آمد کا تسلسل رہے، اور روپے کو سرمائے میں بدلنے کا عمل اس کو فرض کرلے، تو اس صورت میں قوتِ محن کے فروخت کنندہ کو اپنے وجود کو مستقل رکھنا ہوگا،'' بالکل اسی انداز میں جیسے ہر ذی روح اپنے آپ کو مستقل بنانے کے لئے اپنی نسل بڑھاتا ہے [8]۔ جو قوتِ محن منڈی سے بے کار، ناکارہ اور موت کی وجہ سے نکل جاتی ہے، اس کی جگہ مسلسل طور پر کم از کم اتنی ہی مقدار میں تازہ قوتِ محن ضرور داخل ہونی چاہیے۔ پس قوتِ محن کے لئے ضروری اشیائے خوردونوش کے ذرائع کے حجم میں وہ ذرائع بھی شامل ہونے چاہئیں جو مزدور کے متبادل [مہیا کرنے] کے لئے ضروری ہیں، جیسے اُس کے بچے، تاکہ اس مخصوص شے کے حاملین کی نسل منڈی میں اپنی آمد کو یقینی بنا سکے [9]۔

انسانی اعضا کو اس قابل بنانے کے لئے کہ یہ صنعت کی ایک مخصوص شاخ میں مہارت اور صناعی حاصل کر سکے، اور خاص قسم کی قوتِ محن بن سکے، خاص قسم کی تعلیم یا تربیت درکار ہے، اور یہ، اپنی باری آنے پر، اشیاء میں ایک بڑی یا چھوٹی مقدار کا مساوی القدر پیدا کرتی ہے۔ یہ مقدار قوتِ محن کے کم یا زیادہ پیچیدہ خاصے کی رو سے بدلتی ہے۔اس تعلیم کے اخراجات (عام قوتِ محن کے سلسلے میں کافی حد تک تھوڑے ہوتے ہیں) اس کی پیداوار پر استعمال ہونے والی کل قدر میں اسی حد تک داخل ہو جاتے ہیں۔

ذرائع خوردونوش میں سے چند ایک، جیسے خوراک اور ایندھن، روزانہ خرچ ہوتے ہیں، چنانچہ ہر روز ایک تازہ رسد ضرور مہیا ہونی چاہیے۔ دیگر ذرائع، جیسے لباس اور فرنیچر وغیرہ ایک طویل عرصے تک استعمال ہوتے رہتے ہیں اس لئے ان کو کافی عرصے کے بعد بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ایک چیز کو روزانہ خریدنا پڑتا ہے کسی دوسری کو ہفتہ وار، اور کسی تیسری کو چار ہفتوں بعد، وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ان بیرونی لوازمات کا مجموعہ خواہ کسی بھی طریقے سے پورے سال کو محیط ہو، ایک دن کو دوسرے دن کے ساتھ شمار کرتے ہوئے ان [لوازمات] کو اوسط آمدن کے ذریعے پورا کرنا ہوگا۔اگر قوتِ محن کی روزانہ تخلیق کے لئے درکار اشیاء کی کل تعداد=A، اور ہفتہ وار درکار اشیاء کی تعداد=B، اور ماہوار درکار اشیاء کی تعداد=C، وغیرہ وغیرہ ہو تو ان اشیاء کی روزانہ اوسط درج ذیل ہوگی:

$$\frac{365A+52B+4C+\&c}{365}$$

فرض کریں کہ اشیاء کے اس مجموعے میں جو ایک اوسط دن کے لئے درکار ہوتا ہے، سماجی محن کے 6 گھنٹے مجتسم ہوئے ہیں، اس صورت میں قوتِ محن کے لئے روزانہ آدھے دن کا اوسط سماجی محن ضروری ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں قوتِ محن کی روزانہ کی پیداوار کے لئے آدھے دن کا محن درکار ہوگا۔ محن کی یہ مقدار ایک دن کی قوتِ محن کی قدر تشکیل دیتی ہے یا روزانہ دوبارہ پیدا ہونے والی قوتِ محن۔ اگر آدھے دن کا اوسط محن تین 3 شلنگ میں مجتمع ہو جائے اس صورت میں 3 شلنگ ایک دن کی قوتِ محن کو بیان کرنے والی قیمت کے مساوی سمجھی جائے گی۔ چنانچہ اگر اس کا حامل اسے 3 شلنگ یومیہ کے حساب سے فروخت کے لئے پیش کرے تو اس کی قیمتِ فروخت اس کی قدر کے مساوی بن جائے گی، اور ہمارے مفروضے کی رو سے، ہمارا دوست Monybags جو اپنے تین شلنگ کو سرمائے میں بدلنے کا خواہاں ہے یہ قدر ادا کر دیتا ہے۔

قوتِ محن کی قدر کی کم سے کم حد ان اشیاء کی قدر سے متعین ہوتی ہے جن کی روزانہ کی رسد کے بغیر مزدور اپنی ناگزیر توانائی کی تعمیرِ نو نہیں کر سکتا، اور نتیجتاً ان ذرائع بقا کی قدر سے بھی جنہیں جسمانی طور پر رد نہیں کیا جا سکتا۔ اگر قوتِ محن کی قیمت اس کم از کم حد سے گر جائے تو یہ خود اپنی قدر سے بھی کم رہ جائے گی، اگرچہ ان حالات کے تحت اس کو صرف ایک مخدوش حالت میں ہی برقرار رکھا جا سکتا ہے اور ترقی دی جا سکتی ہے۔ لیکن ہر شے کی قدر اس عرصۂ محن سے متعین کی جاتی ہے جو اس کو کسی معیار کے مطابق بنانے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔

یہ بڑی سستی قسم کی جذباتیت ہے جو لوگ قوتِ محن کی تعیین کے اس طریقے کو، جو خود مسئلے کی اپنی نوعیت ہی کا وضع کردہ ہے، ایک وحشیانہ طریقہ قرار دیتے ہیں، اور جو Rossi کے ساتھ یہ واویلہ کرتے ہیں، ''محن کی صلاحیت کو سمجھنا، جب کہ ہم بیک وقت پیداوار کے عمل کے دوران مزدوروں کے ذرائع بقا سے [نتائج] ماخوذ کرتے ہیں ایک غیر مرئی چیز کو سمجھنے کے مترادف ہے۔ جب ہم محن یا محن کی اہلیت کی بات کرتے ہیں، تو ہم بیک وقت مزدور اور اس کے ذرائع بقا، اور مزدور اور اس کی مزدوری کی بات بھی کرتے ہیں10۔'' جب ہم محن کی اہلیت کی بات کرتے ہیں تو ہم محن کی بات نہیں کرتے بالکل اسی طرح جیسے ہاضمے کی صلاحیت کی بات کرتے ہوئے ہاضمے کے بارے میں کچھ نہیں کہتے۔ آخر الذکر عمل میں ایک اچھے معدے سے کچھ زیادہ درکار ہے۔ جب ہم محن کی اہلیت کی بات کرتے ہیں تو ہم ضروری ذرائع بقا سے [نتائج] اخذ نہیں کر سکتے۔ اس سے برعکس اُن کی قدر قوت محن کی اپنی قدر میں بیان ہوتی ہے۔ اگر محن کی یہ اہلیت بن بیچے ہی رہ جائے تو مزدور اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا، بلکہ اس سے برعکس وہ ایسا محسوس کرے گا کہ گویا فطرت کی لاگو کی گئی ایک ظالم لازمیت ہے کہ اس اہلیت نے اپنی پیداوار کے لئے ذرائع بقا کی ایک مخصوص مقدار استعمال کی ہے اور یہ اسی عمل کو اپنی تخلیقِ نو کی غرض سے مسلسل جاری رکھے گی۔ پھر وہ سس مانڈی سے متفق ہو جائے گا: ''محن کی یہ اہلیت .... جب تک بیچی نہ جائے کوئی

قدر ومنزلت نہیں رکھتی [11]۔“

قوتِ محن کی شے کے بطور انوکھی خاصیت کے نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی قدر بیچنے اور خریدنے والے کے مابین معاہدے کے نتیجے کے وقت فوراً ہی آخرالذکر کے ہاتھ میں نہیں پہنچ جاتی۔ ہر دوسری شے کی مانند اس کی قدر بھی گردش میں جانے سے پہلے ہی مقرر کر دی جاتی ہے؛ چونکہ اس پر سماجی محن کی ایک خاص مقدار خرچ آئی ہوتی ہے لیکن اس کی قدرِ صرف اس کے عملی استعمال پر منحصر ہے۔ قوتِ محن کا بُعد اور خریدار کے ہاتھ اس کا حقیقی حصول، اس کا قدرِ صرف کے بطور استعمال، ایک زمانی وقفے کے ذریعے علیحدہ کیئے جاتے ہیں۔ لیکن جن صورتوں میں ایک شے کی قدرِ صرف کا فروخت کے ذیعے روایتی بُعد، خریدار کی طرف اس کی حقیقی رسد کے ساتھ ہی رونما نہیں ہوتا، اس صورت میں آخرالذکر کا روپیہ ادائیگی کے ذریعے کے بطور استعمال ہوتا ہے [12]۔ ہر اس ملک میں جہاں سرمایہ دارانہ نظامِ پیداوار مروج ہو، یہ رواج ہوتا ہے کہ قوتِ محن کی ادائیگی اس وقت تک نہ کی جائے جب تک کہ یہ معاہدے کے مطابق معینہ مدت تک استعمال نہ ہو مثلاً جیسے ہر ہفتے کے اختتام پر۔ لٰہذا ہر صورت میں قوتِ محن کی قدرِ صرف سرمایہ دار کو مہیا کر دی جاتی ہے۔ مزدور خریدار کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ اس کو خرچ کر لے اس سے قبل کہ اس کی ادائیگی کی جائے۔ مزدور ہر مقام پر سرمایہ دار ہی کو کریڈٹ دیتا ہے۔ کہ یہ ادھار محض قصہ ہی نہیں، سرمایہ دار [13] کے دیوالیہ ہو جانے کی صورت میں مزدوری کے ضیاع کی شکل میں سامنے آتا ہے [14]، بلکہ اس سے بھی شدید تر نتائج کی شکل میں بھی۔ تاہم چاہے روپیہ خریداری کے ذریعے کا کام دے یا پھر ادائیگی کے ذریعے کا اس کا اشیاء کے مبادلے کی نوعیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ قوتِ محن کا عوضانہ معاہدے کے تحت مقرر کیا جاتا ہے، اگرچہ یہ مکان کے کرائے کی مانند مابعد تک بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ قوتِ محن فروخت کر دی جاتی ہے اگرچہ اس کا معاوضہ بعد ہی کو دیا جاتا ہے۔ چنانچہ فریقین کے مابین تعلق کی واضح سمجھ کے لئے وقتی طور پر یہ فرض کرنا فائدہ مند ہوگا کہ قوتِ محن کا حامل ہر فروخت کے موقع پر اُس رقم کو فوری طور پر وصول کر لے جو ادائیگی کے لئے رکھی گئی تھی۔

اب ہم یہ جانتے ہیں کہ اس خاص شے، یعنی قوتِ محن، کی قدر کا تعین کیسے ہوتا ہے، یعنی وہ قدر جو اس کا خریدار اس کے حامل کو ادا کرتا ہے۔ وہ قدرِ صرف جو اول الذکر مبادلے میں حاصل کرتا ہے، اپنے آپ کو صرف ایسے ظاہر کرتی ہے کہ کوئی دوسرا اس صلاحیت سے فائدہ اٹھا سکے، یعنی قوتِ محن کے خرچ ہونے میں۔ اس مقصد کے لیے روپے کا حامل ہر وہ خریدتا ہے جس کی اسے ضرورت ہوتی ہے، مثلاً جیسے خام مال، منڈی میں اور اس کا معاوضہ اُس کی پوری قدر کے برابر دیتا ہے۔ قوتِ محن کی کھپت بیک وقت اشیاء اور قدرِ زائد کی پیداوار بھی ہے۔ قوتِ محن کی کھپت، جیسا کہ ہر دوسری شے کے سلسلے میں ہوا تھا، منڈی کی حدود یا پھر گردش کے کُرے سے باہر ختم ہو

جاتی ہے۔ مسٹرمنی بیگ اورقوتِ محن کے مالکان کی معیت میں ہم کچھ وقت کے لئے اس پُرشور کُرے سے باہر آتے ہیں، جہاں پر ہر کام کھلے عام اور ہر آدمی کی آنکھ کے سامنے ہوتا ہے۔ ہم ان کا پیداوار کے خفیہ علاقے میں پیچھا کرتے ہیں، جہاں دہلیز پر ہی یہ لکھا ہے: 'بلا کاروباری معاملے کے داخلہ ممنوع ہے'۔ یہاں ہم نہ صرف یہ دیکھیں گے کہ سرمائے کی پیداوار کا کیا انداز ہے بلکہ یہ بھی کہ سرمایہ خود کیسے پیدا ہوتا ہے۔ ہم کم از کم نفع بنانے کا راز ضرور جان جائیں گے۔

جس کُرے سے ہم باہر آرہے ہیں اس کی حدود کے اندر قوتِ محن کی خرید وفروخت جاری وساری رہتی ہے، درحقیقت انسان کے خلقی حقوق کی جنت ہے۔ اس کُرے میں صرف آزادی، مساوات، جائداد اور Bentham ہی حکومت کرتے ہیں۔ آزادی ان معنوں میں کہ ایک شے کے خریدار اور فروخت کنندہ، مثال کے طور پر قوتِ محن، کی اپنی مرضی ہی ان کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ وہ آزاد افراد کے انداز میں معاملت کرتے ہیں، اور جس معاہدے کو وہ اختیار کرتے ہیں، درحقیقت وہی شکل ہے جس کے تحت وہ اپنی مشترکہ مرضی کو قانونی شباہت عطا کرتے ہیں۔ مساوات اس وجہ سے کہ ان میں سے ہر کوئی دوسرے کے ساتھ ایک سادہ شے کے مالک کے بطور تعلق میں آتا ہے، اور وہ مساوی القدر کا مساوی القدر سے مبادلہ کرتے ہیں۔ ملکیت ان معنوں میں کہ ان میں سے ہر ایک وہی بیچتا ہے جو اس کی ملکیت ہے۔ اور Bentham ان معنوں میں کہ ہر کوئی صرف اپنی طرف ہی دیکھتا ہے۔ وہ واحد قوت جو ان کو ایک دوسرے کے قریب کرتی ہے اور ان دونوں کے مابین ایک تعلق پیدا کرتی ہے، وہ خودغرضی ہی ہے، یعنی فائدہ اور دونوں کے ذاتی مفادات کا حصول۔ ان میں سے ہر کوئی صرف اپنی طرف ہی دیکھتا ہے اور کوئی بھی باقی [دنیا] کے بارے میں خود کو متفکر نہیں کرتا، اور چونکہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں، تو کیا وہ سب کے سب چیزوں کی پہلے سے قائم شدہ توازن کی مطابقت سے، یا پھر ہمہ گیر دور اندیشی کے تحت مل کر یکساں فائدے کے لئے کام کرتے ہیں، یعنی ایک افادۂ عام اور ہر شخص کی بھلائی کی خاطر۔

سادہ گردش یا اشیاء کے مبادلہ کے اس کُرے کو چھوڑتے ہوئے جو کہ ''آزاد تجارت کے بھونڈے حامی'' پیدا کرتا ہے، ساتھ ہی ان کے ان الفاظ اور خیالات کو بھی اور اس معیار کو بھی پیچھے چھوڑتے ہوئے، جن کے ذریعے وہ سرمائے اور مزدوری پر استوار ہوئے سماج کا تجزیہ کرتا ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اپنے ڈرامائی کرداروں کی شباہت میں رونما ہونے والی تبدیلی دکھائی دے رہی ہے۔ وہ جو اس سے قبل روپے کا حامل تھا اب ہمارے سامنے سرمایہ دار کے بطور چلتا پھرتا نظر آتا ہے، اور قوتِ محن کا حامل، مزدور کی حیثیت سے اس کے پیچھے پیچھے چل رہا ہے۔ ایک اہمیت، ٹہل، کاروباری ذہنیت کے انداز کے ساتھ؛ اور دوسرا، سہما ہوا اور کوئی چیز چھپاتا ہوا، ایک ایسے آدمی کی طرح جو خود اپنی ہی کھال کو منڈی میں لا رہا ہے، اور اسے سوائے اس کے کوئی توقع نہیں کہ

## حوالہ جات وحواشی

1۔''روپے کی بہتر میں....سرمایہ کوئی نفع پیدا نہیں کرسکتا۔'' ریکارڈو:"Princ. of Pol. Econ" ص.267۔

2۔ازمنۂ قدیم کے انسائیکلو پیڈیاؤں میں ہمیں اس قسم کی جاہلانہ باتیں ملتی ہیں کہ قدیمی دنیا میں سرمایہ مکمل طور پر ترقی یافتہ تھا،''سوائے اس کے کہ آزاد مزدور اور کریڈٹ کا نظام موجود نہیں تھا۔'' مامسن بھی اپنی کتاب "Histry of Rome" میں اسی انداز میں یکے بعد دیگرے حماقتیں کرتا چلا جاتا ہے۔

3پس مختلف ممالک میں قانون محن کے ٹھیکوں کا زیادہ سے زیادہ مقرر کرتا ہے۔ جہاں کہیں بھی آزاد محن کو قانون کا درجہ حاصل ہو قوانین ہی اس ٹھیکے کو ختم کرنے کا انداز وضع کرتے ہیں۔ کچھ ریاستوں، بالخصوص میکسیکو میں (امریکی خانہ جنگی سے قبل میکسیکو سے حاصل شدہ علاقوں میں بھی، اور اس کے علاوہ حقیقتاً دینوبیا کے صوبوں میں بھی جب تک کہ Kausa کے زیر اثر انقلاب نہیں تھا) غلامی گھٹیا درجے کے نوکروں اور پیشگی قرضے کے بدلے غلاموں کے پردے میں چھپی ہوئی ہے۔ محن کے سلسلے میں قابلِ واپسی پیشگیوں کے ذریعے سے جو کہ نہ صرف نسل در نسل اکیلے مزدور کو غلام بناتی ہے بلکہ اس کے گھر والوں کو بھی، اور یہ اصل میں ان کو دوسرے لوگوں اور اُن کے خاندان کی ملکیت بنا دیتی ہے۔ Juarez نے پیشگی قرضے کے بدلے غلامی pionism کا خاتمہ کی دیا۔ لیکن بدنامِ زمانہ شہنشاہ Maximilian نے اس کو ایک آئین کے ذریعے سے دوبارہ لاگو کر دیا، اور جس کی واشنگٹن میں ایوان نمائندگان میں مخالفت کی گئی کہ یہ میکسیکو میں غلامی کی بحالی کو آئینی شکل دینے کی کوشش تھی۔ ''میں ایک محدود مدت کے لیے اپنی جسمانی اور ذہنی رجحانات اور صلاحیتیں کسی دوسرے کے سپرد کرسکتا ہوں۔ کیونکہ اس پابندی کے نتیجے میں مجموعی طور پر میرے اپنے آپ سے بُعد کے خاصے سے کافی متاثر ہوں گا۔ لیکن اپنے سارے کے سارے عرصۂ محن کے بُعد سے میں خود ماہیت ہی کو، یا دوسرے لفظوں میں اپنی عمومی سرگرمی اور حقیقت کو اور اپنی ذات کو کسی دوسرے کی ملکیت میں بدل رہا ہوں گا۔ ہیگل کی کتاب:"Philosophie des Rechts." برلن، 1840، ص.104، 67۔

4۔سرمایہ دارانہ دور کا خاصہ اسی سے وضع ہوتا ہے کہ قوتِ محن خود مزدور کی نگاہوں میں ایک ایسی شے کی ہتر ہے جو خود اس کی اپنی ملکیت ہے۔اسی وجہ سے اس کا محن مزدوری کا محن بن جاتا ہے۔دوسری طرف یہ صرف اِس لمحے سے ہے کہ محن کی پیداوار بین الاقوامی سطح پر شے بن جاتی ہے۔

5۔''ایک انسان کی قدر یا اہلیت تمام دیگر چیزوں کی طرح اُس کی قیمت ہے_ کہنے کا مطلب یہ کہ اُتنا ہی جتنا کہ اس کی قوت کے خرچ ہونے پر اس کو دیا جائے۔''

(Th. Hobes: "Leviathen"in his works Ed. Molwsworth. Lond. 1839-44, v. iii. p.76.)۔

6۔اس وجہ سے Roman Villicus کو غلاموں کے نگران کی حیثیت سے'' کام کرنے کے صلہ میں غلاموں سے کم تر معاوضہ حاصل ہوتا تھا کیونکہ اس کا کام آسان تھا۔'

(Th. Memmsen, Rom. Geschichte, 1856,p. 810.)

7۔موازنہ W. Th. Thornton: "Over population and its Remedy", Lond., 1846.۔

8۔Petty.۔

9۔''اس کی (یعنی محن کی) فطری قیمت...زندگی کی ضروریات اور آرام وسکون کی اُتنی مقدار پر مشتمل ہے، جتنا کہ موسم کی نوعیت اور ملکی حالات مزدور کے لئے ساز گار ہوں اور اُس کو اِس قابل بنا دیں کہ وہ ایک ایسا خاندان تیار کر سکے جو منڈی کے لیے محن کی نہ ختم ہونے والی رسد مہیا کر سکے۔''

(R. Torrens: "An Essay on the External Corn Trade." Lond. 1815, p. 62.)۔

10۔Rossi: "Cours d'Econ. Polit., Bruxelles,1842, p. 370.

Sismondi: "Nouv. Princ. etc.," t. I, p. 112.۔11

12۔''ہرمحن کی معاوضہ اس وقت دیا جاتا ہے جب یہ ختم ہو چکتا ہے۔'

(An Inquiry into those Principles Respecting the Nature of Demand,"& c., p. 104.)

کمرشل کریڈٹ کا نظام اس لمحے سے شروع ہوتا ہے جب مزدور یعنی مصنوعات کا بڑا پیدا کنندہ اپنی بچت پر مطمئن ہو اور اپنی مزدوری کا ایک ہفتہ کے، یا دو ہفتوں کے یا ایک ماہ کے یا تین ماہ کے ...وغیرہ کے اختتام تک انتظار کرے''

(Gh. Ganilh, Des Systems d'Econ. Polit., 2eme edit., Paris, t. II, p. 150.)

13۔''مزدور اس کی صنعت ادھار لے لیتا ہے''، لیکن Storck مزید یہ بھی کہتا ہے کہ''خطرے کی کوئی بات نہیں''، سوائے یہ کہ''اس کی مزدوری ضائع ہو جاتی ہے....مزدور مادی نوعیت کی کوئی بھی چیز اس کے سپرد نہیں کر سکتا۔''

(Stork, Cours d'Econ. Polit., Petersbourg, 1815, t. II, [p],p. [36] 37).

14۔ایک مثال۔انگلستان میں دو قسم کے بیکری والے تھے، ایک''پوری قیمت والے'' جو ڈبل روٹی کو اس کی پوری قدر پر بیچتے تھے، اور دوسرے''کم قیمت پر بیچنے والے'' جو اس کو قدر سے کم پر بیچتے تھے۔آخر الذکر گروہ بیکری والوں کی مجموعی تعداد کا تین چوتھائی تھا۔

(p. xxxii in the Report of H. S. Tremenheere, commissioner to examine into " the grievances complained of by the journeymen bakers", &, c., Lond. 1862. )

کم قیمت پر بیچنے والے تقریباً سارے کے سارے ایسی ڈبل روٹی بیچتے جس پر پھٹکڑی، صابن، پوٹاشیم کاربونیٹ ، کھریا مٹی، ڈربی شائر کا پسا ہوا پتھر، اور اسی قسم کے دیگر موافق اور قابل ہضم اجزا شامل ہوتے۔

(See the above cited Blue book, as also the report of "the committee of 1855 on the adulteration of bread", and Dr. Hassal's " Adulteration

Detected," 2nd Ed. Lond. 1861. )

سرجان گارڈن نے 1855 کی کمیٹی کے سامنے بیان دیا کہ ''اس قسم کی پکوائیوں کے نتیجے کے طور پر وہ غریب لوگ جو روزانہ دو پونڈ ڈبل روٹی پر گزارا کرتے تھے، اب ان کو افزودہ مادے کا ایک چوتھائی بھی نہیں ملتا، اور اس کی کی صحت پر مضر اثرات تو ہیں ہی۔'' ٹری مین ھیری کہتا ہے (l.c., p. xlviii) کہ جس وجہ سے کام کرنے والوں کا ایک بہت بڑا حصہ جن میں اس ملاوٹ adulteration سے اچھی خاصی آگاہی رکھنے والوں کی تعداد بھی کافی ہے، اگر چہ وہ پھٹکڑی، اور سٹون ڈسٹ وغیرہ کو اپنی خریداری کے ایک حصے کے بطور قبول کرتے ہیں کہ اُن کے لیے ''لازم ہے کہ اپنے بیکری والے سے یا کسی دکان دار سے ایسی ڈبل روٹی خریدیں جیسی وہ سپلائی کرنا چاہیں۔'' کیونکہ ان کی مزدوری ہفتے کے اختتام تک ادا نہیں کی جاتی، چنانچہ وہ اپنی باری آنے پر اس قابل نہیں ہوتے کہ ''اس روٹی کا عوضانہ ہفتے کے اختتام سے قبل ادا کریں جو ان کے گھر والوں نے استعمال کی ہے''، پھر گواہ فراہم کرتے ہوئے Tremenheere مزید کہتا ہے کہ ''یہ بدنام زمانہ بات ہے کہ اس انداز میں تیار کی گئی ڈبل روٹی صرف اس طریق سے بیچنے کے لیے بنائی جاتی ہے۔'' انگلستان اور سکاٹ لینڈ کے متعدد زرعی اضلاع میں مزدوریاں پندرہ دن بعد یا مہینے بعد ادا کی جاتی ہیں۔ ادائیگیوں کے درمیان اتنے لمبے وقفوں کی وجہ سے زرعی مزدور ادھار پر خریدنے کو مجبور ہیں...۔اس کو ہر صورت میں زیادہ قیمت ادا کرنا ہو گی، درحقیقت ایسی دکان سے ہی خریدنا ان کی مجبوری ہے جو انہیں ادھار پر سودا دے۔ مثلاً جیسے Horningham میں Wilts کے مقام پر، جہاں مزدوری ماہوار نظام کے تحت ہے، وہی آٹا جو وہ کسی اور جگہ سے 10 ڈالر 1 شلنگ فی سٹون کے حساب سے خرید سکتا ہے، 4 ڈالر 2 شلنگ فی سٹون کے حساب سے خریدنا پڑتا ہے

("Sixth Report" on "Public Health" by "The Medical Officer of the Provy Council, &c., 1864," p.264.)

Paislay اور Kilmarnick کے بلاک چھاپنے والوں نے ایک ہڑتال سے [مالکان کو] اس بات پر مجبور کیا گیا کہ مزدوروں کی ادائیگیاں ماہوار کے بجائے پندرہ روزہ کے حساب سے کریں۔'' (Reports of the Inspectors of Factories for 3rd Oct. 1853," p. 34.) ۔مزدوروں کی طرف سے سرمایہ داروں کو دیے جانے والے کریڈٹوں کے مزید بہتر نتائج کے لیے ہم انگلستان کے بہت ساری کوئلے کی کانوں میں مروج طریقوں کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ وہاں پر مزدوروں کو مہینہ ختم ہونے سے پہلے تنخواہ نہیں دی جاتی اور اس دوران وہ سرمایہ دار سے کھاتے میں رقمیں حاصل کرتے جو اکثر ایسے سامان کی شکل میں ہوتیں جن کا معاوضہ کان کن اپنی خوشی سے بازار سے زیادہ ادا کرتا (Trusk-system)۔'' کوئلے کے داروغوں یہ عام طریقہ تھا کہ وہ

اپنے ملازمین کو تنخواہیں تو مہینے کے آخر میں دیتے مگر پیشگی advance کی مد میں نقد رقم ان کو ہر ہفتے ادا کی جاتی۔ یہ نقدی دکان میں ادا کی جاتی ’’(مثال کے طور پر ایک ایسی دکان جو مالک کی ملکیت ہوتی)‘‘یعنی دکان کے ایک طرف سے لوگ اس کو وصول کرتے اور دوسری طرف اس کو واپس رکھ جاتے۔‘

("Children's Employment Commission,III. Report," Lond. 1864, p. 38, n. 192.)

اس کتاب کو مارکسسٹس انٹرنیٹ آرکائیو marxists.org کے لیے ابن حسن نے ترتیب دیا۔

**کمپوزنگ**: **امتیاز حسین**، ابن حسن

اپنی رائے اور تجاویز کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

hasan@marxists.org